سوال

(242) شخص نے پاتابوں کے پہننے کے آگے وضو کرلیا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کسی شخص نے پاتابوں کے پہننے کے آگے وضو کرلیا۔ اور بعد وضو پاتابہ پہنا۔ اس کے بعد اس کو وضو کی پھر ضرورت ہو تو کیا پاتابوں پر وضو کرلینا ضروری ہے۔؟ اگر پاتابوں پر سوراخ ہوں تو ایسے پاتابوں پر مسح کافی ہوگا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پاتابہ (جراب) پر مسح کرنا آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ (ترمذی) شیخ ابن تیمیہ نے فتاویٰ میں مفصل لکھا ہے۔

شرفیہ

جرابوں پر مسح کرنے کا مسئلہ معرکۃ الآرا ہے مولانا نے جو لکھا ہے۔ بعض آئمہ امام شافعی وغیرہ کا مسلک ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا بھی یہی مسلک ہے مگر یہ مسلک صحیح نہیں اس لئے کہ دلیل صحیح نہیں ہے۔ استدلال حدیث جامع ترمذی سے کیا جاتا ہے جو یہ ہے۔

"عن المغیرۃ بن شعبة قال توضا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلیںقال ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح انتہی"

اور نیز یہ کہ حدیث مذکورہ بلفظ مسح علی الجوربین والنعلین ہے۔ اور و بمعنی مع ہے۔ یعنی جوربین کے ساتھ نعلین پر دونوں پر مسح کیا۔ نہ کہ صرف جوربین پر لہذا صرف جوربین پر مسح کا استدلال اس حدیث سے ثابت نہ ہوا اور نہ صرف نعلین پر بھی مسح کرنا لازم ہوگا۔ "واللازم باطل فالملزوم مثلہ نیز نیل الاوطار میں بحوالہ قاموس" وغیرہ جوراب کا معنی خف کبیر لکھا ہے۔ اور خف چرمی ہوتا ہے۔ اور اگر جوراب سوتی اونی بھی تسلیم کیا جائے۔ کہ ہوتی تھی یا ہوتی ہے۔ تو پھر اس چیز کا ثبوت ہونا چاہیے۔ کہ آپ ﷺ نے جس جوراب پر مسح کیا تھا۔ وہ کس قسم کی تھی۔ "ولم یثبت تعینہ واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال" ہاں چند صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے مسح علی الجوربین ثابت ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسا نہیں کہ اس میں اجتہاد کو دخل نہ ہوتا۔ حکما حدیث مرفوع ثابت ہو۔ اس میں اجتہاد کو بھی دخل ہے۔ اور علت منصوصہ نہیں جس سے استدلال صحیح ثابت ہو۔ پھر صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے علت بھی منقول نہیں کہ کیا ہے۔ نہ ہی روایت صاحب وحی سے نیز پھر یہ بھی ثابت نہیں کہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے صرف جوربین پر مسح کیا۔ یا مع النعلین پر بلکہ بعض صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے جوربین کے ساتھ ہی نعلین پر ثابت ہے۔ جیسے حضرت علی اور براء بن عازب رضوان اللہ عنہم اجمعین اور ابو مسعود انصاری کے جورب کی

تیعن بھی ثابت نہیں کہ کس قسم کی تھیں چرمی یا غیر چرمی پھر یہ مسئلہ نہ قرآن سے ثابت ہوا نہ حدیث مرفوع صحیح سے نہ اجماع نہ قیاس صحیح سے نہ چند صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کے فعل اور اسکے دلائل سے اور غسل رجلین نص قرآنی سے ثابت ہے لہذا خف چرمی جس پر مسح رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ کے سوا جوراب پر مسح ثابت نہیں ہوا۔ ملاحظہ ہو (نیل الاوطار و نصب الرایہ) وغیرہ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص441

محدث فتویٰ